بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نقش آغاز

رب العالمین اس نئے سال سنہ ۱۳۸۹ ہجری کے لیل و نہار، لمحات و ساعات کو ملک و ملت کی دینی، دنیوی ترقی و استحکام کی عنایاتوں سے معمور و منور فرما دے۔ چیف مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر جنرل محمد یحییٰ خان نے عوام کی جان و مال کی حفاظت اور آئینی حکومت کے قیام کے پیش نظر مارشل لاء کو نافذ کر دیا ہے۔ ملک میں سینکڑوں ہنگامے، قتل و غارت، تشتت و انتشار کی ناگفتہ بہ کیفیت (جو چند مہینوں سے سایہ فگن ہے) نے مارشل لاء کو دعوت دی۔ تاکہ پاکستان کے دونوں بازوں میں امن و سلامتی، اتحاد و یک جہتی قائم کی جا سکے۔

کاش! قوم کے ممتاز زعماء، مشہور قائدین اپنی عظیم ترین قربانیاں اسلامی آئین کی ترویج کیلئے وقف فرماتے، اور پاکستان کے کروڑوں مسلمان متفقہ طور پر شریعت محمدیؐ کے نفاذ کے لئے جملہ مساعی مبذول کرتے تو ملک میں بے یقینی، بے چینی اور افراتفری کا یہ بازار گرم نہ ہوتا، اور نہ مارشل لاء کی ضرورت محسوس ہوتی — ہر چہ برما است از ما است — نَسُوا حَظًّا مِّمَّا ذُكِّرُوا بِهِ فَأَغْرَيْنَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ۔

یہ عظیم مملکت جو صرف لا الٰہ الا اللہ محمد الرسول اللہ۔ کے نام پر منصۂ شہود پر جلوہ گر ہوئی ہے اور جس کے لئے چار کروڑ مسلمانوں کو درندہ صفت، خونخوار متعصب ہندوؤں کے نرغے میں بے دست و پا چھوڑ دیا گیا۔ لاکھوں فرزندانِ توحید کے خون سے افق ہند اب تک سرخ نظر آ رہا ہے۔ لاکھوں عصمتوں کو لوٹا گیا، اتنی قربانیوں، طویل و مسلسل جدوجہد سے حاصل شدہ ملک صرف اسلام ہی کے لئے قائم کیا گیا تھا، اور اسلام ہی کی بدولت زندہ و تابندہ رہ سکتا ہے۔ اس ملک میں بسنے والے جبکہ ہزاروں گروہ و نسل میں منقسم ہیں، ان میں نہ تو قومیت کا رشتہ ہے، نہ زبان کی وحدت، جغرافیائی لحاظ سے بھی اس ملک کے دونوں حصوں میں کافر دشمن کے ملک کی ہزار میل سے زیادہ مسافت حد فاصل ہے۔ یہ تمام طبقیاتی اختلافات و گروہ بندیاں اسلام ہی کے قوی رشتہ میں منسلک ہونے سے ختم ہو سکتی ہیں۔ اسلام کے عالمگیر مساوات و

جمہوریت کے سایہ میں سرمایہ دار اور غریب کے باہمی کشت وخون، امت مسلمہ کو آپس میں دست و گریبان، طلبہ و مزدور اور ہر طبقہ سے وابستہ اشخاص کا اپنے حقوق طلبی کی راہ میں احتجاجی جلسے و جلوس اور ہڑتال وغیرہ تک نوبت ہی نہ پہنچتی۔ اسلام نے رواداری، امن وسلامتی، خوشحال زندگی، باہمی ارتباط و اتحاد کا جو مکمل نقشہ دنیا کے سامنے پیش کیا ہے وہ یقیناً دنیا کے کسی اور مذہب میں ملنا محال ہے۔ مذہب اسلام نے اپنے درخشندہ وتابندہ اصول صداقت کی مستحکم بنیادوں پر نہ صرف انسانی حقوق کو دنیا کے ظلمت کدہ میں اجاگر کئے ہیں، بلکہ اس کے ٹھوس قوانین نے تمام مخلوق خدا کے حقوق کا تحفظ اپنے ذمے لیا ہے۔ یہ مذہب سراپا رحمت و شفقت ہے، اسلام کا وسیع آئین زندگی کے تمام شعبوں پر حاوی ہے۔ رحمت کائنات محسن انسانیت حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور اس کے جان نثار صحابہؓ و تابعین نے اسلامی مساوات کا جو عملی نمونہ دنیا والوں کے سامنے پیش کیا ہے وہ کارل مارکس، انجلز، لینن، نپولین اور سٹالن وغیرہ کے بیمانہ و خام نظریئے کب پیش کر سکتے ہیں۔ افسوس کہ آج مغربی تہذیب سے متاثر و مرعوب مسلمان طبقہ اسلامی مساوات سے بے خبر ہے، بعض بیچارے تو جنون مایوسی میں بے اختیار چیخ اٹھتے ہیں کہ اسلام میں روٹی، کپڑے، مکان، بھوک اور افلاس کا علاج موجود نہیں۔ دراصل اس قسم کے لوگ اسلام کے بین الملی اور بین الاقوامی تمام سیاسی، معاشی، معاشرتی ضوابط سے ناواقف ہیں، اسلامی اصول سے بے خبر رہنے کے موذی مرض نے ان کے دل و دماغ کو اس درجہ ماؤف و مفلوج کر دیا ہے کہ آج وہ مذہبی اقدار و شعائر کے اپنانے سے دستکش ہو چکے ہیں۔ اور غیر مسلم اقوام کے نقش قدم پر چلنے میں اپنی کامیابی کے خواب دیکھ رہے ہیں ـــ فالی اللہ المشتکی۔

اسلام نے مرد و عورت، آقا و غلام، خادم و مخدوم، سرمایہ دار و غریب، محتاج و غنی کے جملہ حقوق کی حفاظت فرمائی ہے، اس وقت ہم صرف غریب و مزدور کے تحفظ حقوق کا اجمالاً ذکر کرتے ہیں۔ ان مقدس کلمات پر غور کیجئے جو نبی رحمت کی زبان معصوم سے نکلے ہیں:

اخوانکم خولکم جعلھم اللّٰہ تحت ایدیکم فمن کان لہ اخ تحت یدہ فلیطعمہ مما یاکل ولیلبسہ مما یلبس۔ الخ	دراصل تمہارے بھائی تمہارے یہ خادم ہیں جن کو اللہ نے آپ کے زیر دست بنا دیا ہے۔ پس جس کے تصرف میں خادم ہو اسکو وہی کھانا کھلائے جو خود کھاتا ہو، اور ان کو اسی قسم کا کپڑا پہنائے جو خود پہنتا ہو۔